یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 358

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

للہ الحمد

اخبار

اہلحدیث

جلد (۳) نمبر (۱۱)

امرتسر ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک

مقاصد اخبار ہذا

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ
چھ ماہ کے لئے	؏
ممالک غیر سے سالانہ	۴ روپے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے + نمونہ بھی پرچہ + بیرنگ خطوط وغیرہ واپس +

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں مفت درج ہونگی مگر بشرط پسند +

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجئے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے

شہر امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر

شہر امرتسر کی صفائی کی بابت اہلحدیث نے کئی ایک دفعہ میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پریذیڈنٹ کو توجہ دلائی - مگر تا حال کوئی مستقل تجویز منظور نہیں ہوئی - اسلئے آج ہم صاحب کمشنر بہادر کو امرتسر کی بے زبان رعایا کی فریاد سناتے ہیں کہ امرتسر جیسے عظیم الشان تجارتی مرکز میں صفائی کا کبھی معقول انتظام نہ ہوگا - جبتک اہلحدیث کی پیش کردہ تجویز پر عمل نہ ہوگا وہ تجویز جیسی کہ مفید ہے ویسی ہی کم خرچ بالانشین ہے ایک دیسی افسر صرف اس کام کے لئے مقرر ہو کہ اہالی شہر اپنے اپنے محلہ کی شکایات کی بذریعہ

منہ سے یہ بھی نکلنے لگجاتا ہے کہ

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ

لیکن ربّ العالمین خالق کائنات نے اسکو سر پر ایک ایسا محوط جھلا رکھا ہے جسکا نام **موت** ہے۔ اگر کوئی چیز اسکو سیدھا رکھنیوالی ہے تو بس وہی ہے۔ سچ ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انساں
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

یہی ایک چیز ہے جسکی یاد بہت سے انسانوں کو موجب ہدایت ہو سکتی ہے۔ تسپر بھی افسوس ہے کہ بعض لوگ اسکو یاد رکھکر بھی بلکہ سامنے رای العین دیکھکر بھی یقین نہیں رکھتے۔ احادیث میں یہ واقع موجود ہے کہ ابوجہل کو جب دم آخر تھا ایک صحابی نے دیکھا کہا تو ابوجہل ہے! تو کمبخت سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اس دم واپسی میں کچھ آئندہ کی فکر کرتا۔ بولا ہائے افسوس رہا تو یہ کہ کاش کوئی شریف آدمی مجھ قتل کرتا۔ اِن زمینداروں کے لونڈوں سے قتل ہونا میرے لئے سخت توہین ہے"

اسیطرح مسیلمۃ الکذاب جب مدینہ منورہ آیا۔ تو خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سمجھانے کیلئے تشریف لے گئے تو کمبخت کہنے لگا کہ "اے محمد! اگر آپ لکھدیں کہ آپکے انتقال فرمانے کے بعد میں آپکا جانشین ہوں تو میں آپ کی تابعداری اختیار کرتا ہوں" آپنے فرمایا "ملک خدا کا ہے جسکو چاہے دے۔ میں تو اللہ کے حکم کے بغیر تجھے یہ تنکا بھی (جو اسوقت آپکے ہاتھ میں تھا) بھی نہیں دے سکتا"

غرض اس قسم کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں کہ بہت سے لوگوں کو موت کے تصور سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ ان سڑیلے دماغ میں اس زندگی کے علاوہ کوئی دوسری زندگی نہ تھی۔ ٹھیک اسیطرح ہمارے زمانہ کے مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن قادیانی ہیں۔ آپ کو آجکل موت کا جسقدر تصور ہے آپ کی تحریر موسومہ الوصیت سے معلوم ہو سکتا ہے جسکا خلاصہ ہم بھی درج ذیل کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپکو ایسے دم واپسی میں بھی وہی دھن لگ رہی ہے کہ کسی طرح میرے بعد بھی میرا نام باقی رہے اور یہ نہیں جانتے کہ نام کے ساتھ **نیکی** نہ ہوئی تو صرف نام باقی رہنے سے کیا فائدہ؟

خیر بہرحال آپنے ایک رسالہ **الوصیت** ۲۴ دسمبر کو ۲۰ صفحات کا شائع کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب پر اُداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اسکے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت* سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا۔ اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ اگر مسیح آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کیطرف سے آگیا اور صریح اور صحیح معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ان ظالموں کا شیوا نہیں۔* میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزار ہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی مجھکو معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کیطرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا۔ اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا۔ اُس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ اور پھر فرمایا

* اپنی دوکان (ایڈیٹر)

* گویا آپکا معافی ہے (ایڈیٹر)

* جھوٹے پر (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

زندگیوں کا خاتمہ ❊ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہونچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کیغرض سے خرید جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جاوے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جسکی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کیوجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جسکی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنا کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائیگا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم کرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اسکی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اسکی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو انکی وصیت پر عملدرآمد انکی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھپا کر شائع کرنا بھی

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں۔ جو درج ہو چکی ہیں تو انکے وارثوں کو چاہیے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں انکی میت کو رکھکر قادیان میں پہنچا دیں۔

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے

ahmadimuslim.de

ہمیشہ کرینگے تو تم پر ظاہر ہوں۔

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں الخ دیکھو ۱۸ (رسالہ الوصیۃ)

ہمیں نہ تو اس وصیت مرزائیہ کی نسبت کچھ کہنا ہے۔ نہ ہی آپ کے بہشتی مقبرہ کی بابت کیونکہ وصیت کی بابت ہر ایک شخص کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ مقبرہ کی بابت بھی آپکا اختیار ہے جو جی میں آئے نام تجویز کریں۔ آپ سے پہلے پاک پٹن میں دنیا سازوں نے ایک دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھا ہوا ہے تو انہیں کون مانع ہے؟ بلکہ بہتر ہے احمق دور دراز سے مدعا ہزار ہا بلکہ لاکھہا روپیہ کھینچتے ہیں۔ پس آپکو بھی اگر اس بہشتی مقبرہ کی وجہ سے بہشت دولت ملگئی تو کیا تعجب کا مقام ہے؟ ع

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ اس جہان سے تشریف لیجانے کو ہیں اور وصیت بھی کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی لگا چکے ہیں۔ لیکن آسمانی منکوحہ کو پاس لانے کی کوئی فکر نہیں۔ مرزائی جماعت بھول گئی ہے مرزا صاحب کا یہ الہام قطعی ہے کہ آسمانی منکوحہ (جسکے نکاح میں آنیکا آپ کو الہام ہے اور وہ آجکل ایک دوسرے شخص کے ہاں آباد ہے اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد اس کی بابت آپکا الہام ہے کہ) آخر کار تیرے نکاح میں آئیگی اور ضرور آئیگی۔ پس جبتک یہ نکاح نہو لے تبتک تو آپکی زندگی یقینی ہے بعد نکاح آپکا اختیار ہے کہ خواہ جلد خواہ بدیر تشریف لیجائیگا۔ سردست اس تجویز کو ملتوی فرمائیے آئندہ آپکا اختیار ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا جی کا الہام متعلقہ نکاح آسمانی منکوحہ اونکو انتقال فرمانے سے قبول اونکو مانع نہیں کیونکہ آپ پر جب اعتراض ہوا کہ احادیث کے ظاہری نشانات کے ساتھ آپ نہیں آئے۔ مسیح موعود کا نزول تو دمشق میں ہوگا۔ آپ قادیان میں کیسے تشریف لائے ہیں؟ تو اسکا جواب آپنے ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۱ طبع اول پر دیا کہ بعض کام مریدوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور پیروں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں پس کیا عجب کہ میرا کوئی مرید دمشق میں چلا جائے یا ظاہری نشان اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں۔ تو بس وہ کام بھی میرے ہی نام لگینگے۔ پس اس الہامی نکاح کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔ کہ ممکن ہے اسکا حصہ دار بھی کوئی مرید ہی ہو اور آنجناب کے نام لگایا جائے تو کس کا سر پھرا ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرے۔

پس اس اصول عامہ سے آپکی بابت یہ سوال بھی وارد نہیں ہو سکتا کہ مسیح موعود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ میں دفن ہوگا اور آپنے اپنا بہشتی مقبرہ قادیان شریف میں بنایا ہے ممکن ہے وہاں بھی کوئی مرید ہی چلا جائے آئندہ کی بات کو کون تکذیب کر سکتا ہے۔ سردست تو اس اصول نے آپکو بہت کچھ فائدہ دیا۔ آئندہ کو جو جیتا رہیگا وہ جانیگا اور جو جانیگا بھی تو کیا آپ کو قبر میں الزام دینے آئیگا؟ چلو جی خیر بہر حال تو آپکے انتقال بے ملال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کریگا تو اہلحدیث جواب دینے کو طیار ہے آپ اس کی فکر نہ کیجئے تشریف لیجائیے لیکن ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو ابھی سے آپکے مرثیوں کا مقطع ندیں کہ "جہاں پاک" کہنے کو طیار ہیں ✦

حساب دوستاں در دل

اصحاب ذیل مطلع رہیں کہ انکی قیمت ختم ہے آئندہ پرچہ انکے نام وی پی پہونچیگا۔ یا منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت انکار یا کسی مانع کے اطلاع بخشیں۔ مینیجر

نمبر ۱۸۴	دہلی	۳۵۵	نوشہرہ
۱۹۴	لودہانہ	۴۲۰	کہگول دانا پور
۱۹۹	کیمپ سیالکوٹ	۴۲۱	دلیل پور
۲۰۳	پہڑی براول	۴۵۶	سیالکوٹ
۲۰۴	مراد نگر	۴۵۷	چھاونی منی پور
۲۰۶	سیانیر	۴۵۹	احمد پور
۲۲۰	ولال پور	۴۵۸	بداؤں
۳۰۷	سراہا زید پور	۴۲۳	ہوشیار پور
۳۴۷	(کلیری)	۵۳۶	راولپنڈی
۴۵۱	علی گڈہ	۲۰۱	گورکھپور
۴۵۳	سیالکوٹ	۲۰۷	کلکتہ
۴۵۴	اجمیر	۲۱۰	شہر احمد آباد گجرات
۵۱۴	کوٹلی		

ahmadimuslim.de

علمائے اہل حدیث سے استفسار

پیارے اڈیٹر اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہماری اس ٹوٹی پھوٹی ناپرساختی تحریر کو جس میں چند سوال واقع ہیں اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجکو ممنون فرماویں گے۔ میں ایک پردیسی بہاری حنفی طریقہ کا طالب العلم ہوں۔ چونکہ بہار کے آب ودانہ نے مجھے جلاوطن کردیا ہے[۱] اسواسطے عرصہ تین چار سال سے عظیم آباد پٹنہ جو شہروں میں قدیم شہر شمار کیا جاتا ہے میں پناہ لی اور اہلحدیث کے مدرسہ میں تعلیم پا رہا ہوں چونکہ ایک روز ایک پیارے دوست غمگسار انیس غمخوار نے عاجز کو اس بات کی تکلیف فرمائی کہ چند سوال اس مضمون آپ اپنے جامہ الفاظ میں آراستہ پیراستہ کرکے طلب حق کی غرض سے پیارے اڈیٹر وغیرہ سے عموماً اور علماء اہلحدیث پٹنہ سے خصوصاً جواب طلب کریں۔ لہذا انکے حسب فرمان کے بموجب پانچ سوال منضبط کرکے حضرات ہر خاص وعام مذکورہ بالا کی خدمت میں التماس کیجاتی ہے کہ ضرور انکا جواب باصواب عنائیت فرماکر احقر کو اپنے احسان کا مرہون بنائینگے۔

سوال اول۔ جب کسی دو مسلمان میں عموماً اور دو عالموں میں خصوصاً کسی وجہ سے رنجش ہوگئی ہو پس تین روز کے بعد بھی اگر اسی طرح رنجش کو قائم رکھے تو بموجب ارشاد نبی اکرم محمد صلعم کے جب کوئی مسلمان کسی مسلمان سے تین روز کے بعد تک اگر بغض اور کینہ رکھے تو انکی عبادت مقبول نہیں اور جب انکی عبادت غیر مقبول ٹھیری تو نماز بھی علی ہذا القیاس غیر مقبول ٹھیری۔ کیونکہ عبادت عام ہے اور انتفائے عام مستلزم انتفائے اخص ہے تو گویا اس نے قصداً نماز ترک کی۔ پس انکو اگر من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر کے ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟

سوال دوم۔ آپکے بزرگوں کی کتابوں (رسائل قصہ وغیرہ) میں جو چار پانچ قسم کی شرک مرقوم ومنقوش ہے تو آپ لوگ بھی اس کے معتقد ہیں یا نہیں؟ برتقدیر ثانی ہم احناف کی شان میں شرک کا لفظ استعمال کرنا محض حماقت اور جہالت ہے نہ اور کیا۔ وبرتقدیر اول یہ تو بتائیے کہ مقدمہ میں خاص معین وکیل یا بیرسٹر اس غرض سے مقرر کرنا کہ بطفیل انکے مقدمہ ہمارا سرسبز ہوگا یہ استعانت لغیر اللہ (خواہ مردہ ہو یا زندہ) کہاں جائز ہے؟

[۱] اس تحریر کے درج کرنے میں بلاوجہ غیر معمولی دیر ہوئی۔ راقم مضمون معاف فرماویں۔ (اڈیٹر)

سوال سوم۔ خواہ آپکے پیشواؤں کی تحریر یا کوئی ٹوٹی پھوٹی بھی حدیث ہو تو بتائیے کہ دین اسلام کے مادہ میں مسلمان سے مقدمہ لڑنیکا ثبوت ہے؟ اور سلف صالحین سے لیکر خلف تک ایسا کبھی اتفاق ہوا کیوں نہوا؟ حالانکہ جوش اسلامی انکے اندر تم سے کہیں بڑھکر تھی۔

سوال چہارم۔ طہارت کے مادہ میں آپکا فتوی ہے کہ ایک مد سے زیادہ پانی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ لوگوں سے بھیک مانگ مانگ کر اپنا ہر تو کوئی مضائقہ نہیں بے اندازہ روپیہ خرچ کرنا جس مقدمہ میں کہ دس بیس روپیہ کے وکیل وغیرہ کی فیس ہی کاموں کا پورا انجام ممکن ہو قصداً دو سو یا روپیہ کا بیرسٹر مقرر کرنا صریح اس آیت کریمہ (ان اللہ لا یحب المسرفین) کے خلاف ہے یا نہیں؟

سوال پنجم۔ جس گروہ میں دو سردار ہوں اور دونوں طرف ایک ایسی جماعت حادث ہوگئی ہو کہ ایک دوسرے سردار کی بات کو غیر معتمد سمجھتا ہو بلکہ جو اپنا سردار کہتا ہے اسی کو حق اور معتبر جانتا ہے آیا یہ تقلید شخصی ہے یا نہیں؟ برشق ثانی میں یہ پوچھتا ہوں کہ تقلید شخصی سے تم نے کیا معنی سمجھا ہے بیان کرو۔ وبرشق اول پھر کیا وجہ ہے کہ مقلدین تقلید کے وجہ سے طعن وتشنیع کے مستحق ہوں؟ فقط

راقم شیخ عبداللہ بہاری ثم عظیم آبادی محلہ شاہ ارزانی

اڈیٹر

جواب نمبر ۱۔ عقلاً ونقلاً یہ بات محقق ہے کہ لازم کو التزام نہیں کیا جاتا اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ لازم المذہب لیس بمذہب پس جن دو شخصوں کی بابت سوال ہے۔ غائت سے غائت انکا فعل بحکم ترک ہے نہ کہ حقیقتاً ترک۔ پس حدیث مرقومہ کے مصداق نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۲۔ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔

جو امور خداوند تعالی نے خاص اپنے قبضہ قدرت میں رکھے ہیں (جیسے عطاء اولاد فراخی رزق۔ صحت مریض وغیرہ) ان میں کسی مخلوق سے استمداد کرنا شرک ہے۔ لیکن جن امور کو بندوں کی استطاعت میں دیا ہے بحکم تعاونوا علی البر والتقوی ان میں مخلوق سے استمداد جائز ہے۔ کیا آپنے کونوا انصار اللہ بھی قرآن میں نہیں دیکھا؟

جواب نمبر ۳۔ کیا آپ کو معلوم نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم

کارخانہ
فرحت افزا
اگر آپ کو عطر درکار ہو
بخوبی قدیم کارخانہ عطر
منگوا لیجئے۔ روح
مختصر

نام عطر	قیمت فی تولہ
گلاب	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]
موتیا	[illegible]
حنا	[illegible]
چنبیلی	[illegible]

مفصل فہرست طلب
المشتہر
مینجر کارخانہ فرحت

ahmadimuslim.de

کہا حضرت عثمان نے جواب نہ دیا۔ تو حضرت عمر نے خلیفہ وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس امر کی شکایت کی جسکو آجکل کے محاورہ میں عرضی کہتے ہیں۔ آخر خلیفہ وقت نے حضرت عثمان سے جواب طلب کیا۔ تو حضرت عثمان نے عذر کیا کہ میں ایک فکر میں تھا اس لئے میں نے انکا سلام سنا ہی نہیں۔ بتلائیے یہ مقدمہ مذہبی حقوق پر تھا یا دنیاوی لالچ پر؟ ان مساجد کے متعلق کوئی مقدمہ نہ تھا کیونکہ مسلمانوں میں یہ رسم ہی نہ تھی کہ ایک فریق دوسرے کو مسجد سے نکالدیں البتہ جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا اُن کی نسبت کہا گیا تھا کہ:۔

وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ

مگر مجھے خطرہ ہے کہ آپ کہینگے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپکو واضح رہے کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی بُرائی مذکور ہوتی ہے۔ دراصل وہ بُرائی اُن کے فعل کی ہوتی ہے جو فاعل تک متعدی ہو کر اسکو بھی آلودہ کرتی ہے پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابل عوض و لائق مقابلہ ہے مسلمانوں میں بھی ہے۔ اس سے واضح تر سننا چاہیں تو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق اور مانعین زکوٰۃ کا قصہ پڑھو۔ کہ کیوں صدیق اکبر نے باوجود مخالفت کل صحابہ کے ان پر فوج کشی کی تھی؟ کیا یہ دنیاوی جنگ تھی؟ غالباً آپکے سوال کا جواب آگیا۔

جواب نمبر ۴ – ایک ادنیٰ درجہ ہے یہ کس نے کہا کہ اس سے لیا دو (؟) حرف ہے؟ خیر یہ تو آپکے سماع کی غلطی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اہلحدیث کے مذہب سے براہ راست واقف نہیں۔ ایسا ہی مقدمہ بازی کی نسبت بھی آپنے غلطی کھائی ہے۔ کبھی ممکن نہیں کہ دس بیس کے وکیل سو دو سو کے بیرسٹر کے برابر کام دے سکیں۔ اور اگر دیں بھی تو موکل کو دونوں پر اعتبار نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی عدالت میں دونوں کا رسوخ یکساں ہوتا ہے۔ یہ محض آپکی ضد اور سخن پروری ہے۔

جواب نمبر ۵ – تقلید شخصی کے معنے ہیں کسی اُمتی کے اجتہادات کو قابل سند بنایا جائے اور ہمیشہ دینی امور میں اُسی ایک کے فہم کی پابندی کیجائے۔ کچھ شک نہیں کہ ایسا اتباع کرنا کسی اُمتی کا حق نہیں۔ پس اگر سرداران مذکورین بھی ایسا ہی اتباع کراتے ہیں۔ تو کچھ شک نہیں کہ تقلید شخصی ہے مگر جبتک انکا برتاؤ معلوم نہ ہو حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ واللہ اعلم

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کی عدالتوں کے وہ فیصلے جو اہلحدیث کی تائید میں ہوئے ہیں۔ ایکجا جمع کئے گئے ہیں یہ کتاب عنقریب چھپکر نکلنے والی ہے۔ قیمت ۴/ **مینیجر اہلحدیث امرتسر**

مَیں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا؟

گذشتہ سے پیوستہ

کس کس طرز کے آدمیوں کو مَیں نے مرزائی پایا؟

جب مرزائیوں کو مَیں دیکھ چکا اور انکو اُن حالات پر جو اتفاقاً مجھ پر کھلتے گئے غور کر چکا تو مَیں نے پایا کہ عام طور پر قبل از قبول مرزائیت وہ ایسے آدمی تھے کہ کسی ایک یا دوسری وجہ سے وسواس کے گڑھے میں پڑ گئے تھے لیکن پھر عموماً ویسے آدمی بزدل تھے لہذا انکا دل طبعاً اُس جاہل کیطرح جو بہت گندہ عمر بسر کرتا ہے تو پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا ڈھنگ سہارا ڈھونڈھتے تھے کسی بد کار پیر تک کی بیعت میں سبقت کرتا ہے کہ اُس کے طفیل میں ہر ایک باز پرس سے محفوظ رہونگا۔ چنانچہ یہاں ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جہاں پیروں کا بڑا رواج ہے اور تونسہ اور حاجیپور کی قبریں گویا ایک عالم کی گمراہی کا باعث ہو رہی ہیں بیعت کنندگان کا بڑا مقصود یہی نظر آتا ہے۔ اندھا دھند جہالت میں پڑکر اور قرآن کریم کی تعلیم سے صدیوں سے اور پشت ہا پشت سے غفلت میں رہکر انہیں یہ کبھی نہ سوجھی کہ آخرت کے امتحان کے پاس کرنے اور فرضیات کا حساب دینے میں بموجب صریح آیت أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ وغیرہ آیات لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا - وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ - انسان کے لئے اپنے اعمال و خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی بھی امداد نہیں ہے۔ کسی سہارے کیطرف مائل تھا۔ عام طور پر ایسے کمزور کم فہم لئے اور نہیں ایک ڈھارس بندھانے والی اور بموجب مضمون الغریق بالحشیش دلجمعی کے لئے اپنے خیال میں ایک بلا سو نکلے اور مرزائی ہو گئے۔

بعض ایسے بھی نظر آئے جو محض جاہلیت اور فرط خوش اعتقادی سے کہ بھلا آپ کسطرح کبھی خلاف بولتے ہونگے مرزائی بن گئے۔

ایک گروہ ایسا بھی نظر پڑا جو مرزا صاحب کی نسبت شور سنکر آپ کی بابت وسواس میں پڑا جسپر طبعاً وہ آپکی نسبت خواب دیکھنے لگ پڑا اور آخر مرزا صاحب کی موافقت میں کسی خواب کے دیکھنے پر اس امت میں داخل ہوا۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو ابتداءً غیر مسلم شلاً ہندو وغیرہ تھے اور کسی بات کی پسندیدگی پر مثلاً باوا نانک صاحب کی نسبت مرزا صاحب کے موحد لکھنے سے اُن کے دل پگھل گئے جسپر وہ مسلمان ہو گئے۔

ahmadimuslim.de

چند ایک مولوی بھی ہیں جو فخر مرزائیان ہیں اور جن کے مرزائی ہونے کی
وجہ ان کی رفتار اور یورپ کے میلانِ الحاد کے اثر سے آزاد فکر بے سروپا خیال
نے انہیں نئے اعتقاد کا بنایا۔ اور کسی خاص فرقہ اسلام میں ضم نہ سکنے سے یہ
محسوس کر کے کہ انکے خیالات مرزا صاحب سے ملتے ہیں۔ دل کے عقیدہ کو برحق
سمجھکر اور مرزا صاحب سے اسکی تائید پاکر ایک برادری بنانے اور ایک فرقے
کے افراد بنانے کو جھٹ مرزائی ہوگئے۔

اور بہت سا حصہ جہلا کا ایسا بھی ہے جنہیں مرزا صاحب کے کمالات
کی نسبت مبالغہ کلامی کہ حضور ایسے ہیں ویسے ہیں۔ اول خوش اعتقاد بنا کر
مرزائی کراتی ہے۔ پھر عدم بصیرت اور مرزائیوں کی تاویلات کیوجہ سے
قادیان میں آنے پر بھی بفحوائے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ
وَأَضَلُّ سَبِيلًا۔ اپنی ابتدا خواب ہونے سے انجام میں بھی کوتاہ بین ہو کر گمراہ
ہی رہجاتے ہیں اور زعم میں پڑتے ہیں۔ کہ حضور ہی کیوجہ سے الہامات وغیرہ
ہوتے ہیں۔ حالانکہ فی الحقیقت (جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے) ایسی
چیزیں مرزائیوں کی نسبت خاص نہیں ہیں +

ہاں میں نے بعض مرزائیوں کو جیسا شریف ویسے شگفتہ بھی پایا۔ اور
جبتک کہ انہیں کسی کے قبولِ مرزائیت کی کچھ بھی امید ہو خلیق بھی دیکھا۔ مگر عام
مسلمانوں کی نسبت تعصب وران میں مخالفت بعض دفعہ عام احادیث آنحضرت
صلعم کے صریح خرچنی معنی اور علیٰ ہذا بعض آیاتِ قرآن کے صریح مضمون پر بچوں
کی طرح تمسخر کرتا ہے۔ غرضکہ عام طور پر اس قوم کو مسلمانوں کے عروج کے
خیال پر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ وہ سلطنت ٹرکی اور اعلیحضرت خادم الحرمین
وخلیفۃ المسلمین سلطان المعظم کی خوبصورت طرز حکمرانی کے ذکر سے انکو عموماً
کچھ سرور نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر تو یورپ کے دباؤ سے جو ٹرکی پر مسلمانوں کی قومیت
کو توڑنے اور اسلام کا بخیہ ادھیڑنے کی لئے سالہا سال سے اس سلطنت عظمیٰ پر
ڈال رہا ہے اور ہمیشہ اس میں خوفناک سازشی سرنگیں کھود رہے ہیں انبساط
میں آتے ہیں۔ ہاں بعض نئے تعلیمیافتہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے کالجوں اور
سکولوں میں تعلیم پانے سے عام قومیت کا خیال ہوا اور پھر وہ کسی وجہ سے مرزائی ہوگئے
پر بھی اس خیال کو باقی رکھی ہوئی ہیں۔ ہائے افسوس کہ مسلمان پہلے ہی تفرقے
میں پڑے بفحوائے وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ خراب وخوار
ہورہے ہیں اور اس فرقے نے تو تفرقے کی خوفناک راہ نکالی ہے جسپر رونے کی
سوا کوئی چارہ نہیں نظر آتا۔ خدا ہی ہے جو اس تفرقے کا فیصلہ کرے۔
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔

راقم محمد عبد اللہ محرر شعبہ [illegible]

مسئلہ سُنّتُ الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

ایہا الناظرین اب میں بحمد اللہ تعالیٰ حدیث شریف کے استدلال سے
فارغ ہو کر کتب معتبرہ فقہ حنفیہ کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کرونگا کہ
جماعت کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں پڑھنا کتب معتبرہ فقہ میں بھی مکروہ
لکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف کتب فقہ ہی کو قابل العمل سمجھتے ہیں انکو لئے باعث
اطمینان ہو۔

بحر الرائق میں ہے۔ وذکر ابو الیسر اذا امام یصلی الفجر فی المسجد فجاء
رجل یصلی الفجر فی المسجد الخارج اختلف المشایخ فیہ فقال بعضہم لایکرہ
وقال بعضہم یکرہ لان ذالک کلہ کمکان واحد بدلیل جواز الاقتداء لمن کان
فی المسجد الخارج بمن کان فی المسجد الداخل واذا اختلف المشایخ فالاحتیاط ان لا یفعل۔ یعنی ابوالیسر نے کہا کہ جب امام فجر کی نماز مسجد کے
اندر کے درجہ میں پڑھ رہا ہو۔ اسوقت کوئی باہر کے درجہ میں سنت پڑھنی شروع
کردے تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں اور بعض کہتے ہیں۔ کہ
مکروہ ہے اس لئے اندر اور باہر کا درجہ ایک ہی مکان کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اگر امام مسجد
کے اندر ہو اور مقتدی باہر تو نماز جائز ہے اور جب علماء کو کسی مسئلہ میں اختلاف
ہو تو احتیاط اسی میں ہے کہ اس کام کو نہ کرے۔ ف یہ احتیاط اسوقت میں ہے
جب طرفین کی دلیل برابر ہو اور کسی جانب کو ترجیح نہ ہو اور جبکہ ایک طرف قوی
دلیل اور حدیث صحیح سے مؤید ہو تو اسپر فی الفور عمل کرنا چاہئے۔ اور یہی میں
محیط رضوی سے منقول ہے۔ وفی المحیط الرضوی اختلفوا فی الکراھیۃ فیما
اذا صلی فی المسجد الخارج والامام فی الداخل فقیل لا یکرہ وقیل یکرہ
لان ذالک کلہ کمکان واحد فاذا اختلف المشایخ فیہ کان الاحوط ان لا یفعل
جب امام مسجد کے اندر ہو اور کوئی آدمی باہر صحن میں نماز پڑھتا ہے۔ اس کے
ہونے میں اختلاف ہے کسی نے کہا مکروہ نہیں اور کسی نے کہا مکروہ ہے۔ اس لئے
کہ اندر اور باہر بمنزلہ ایک ہی مکان کے ہے۔ چونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف

ahmadimuslim.de

ہے - احتیاط اسی میں ہے کہ نہ پڑھے -

نوایہ میں ہے ومن انتہی الی الامام فی صلوۃ الفجر وھو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی ان تفوتہ رکعۃ ویدرک الاخری لیصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل وان خشی فوتہما دخل مع الامام لان ثواب الجماعۃ اعظم والوعید بالترک الزم والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراھیۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوۃ - یعنی جو شخص مسجد میں آیا اور امام جماعت فجر میں ہے اور اس شخص نے دو رکعت سنت الفجر ابھی ادا نہیں کیں - اگر خوف ہو کہ ایک رکعت جاتی رہیگی اور دوسری میں شامل ہو جاؤنگا تو سنت الفجر دروازہ مسجد کے قریب ادا کرکے جماعت میں ملجاوے اور اگر یہ خوف ہو کہ سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت فرض فوت ہو جاتی ہیں تو جماعت میں ملجاوے اور سنتیں چھوڑ دے - کیونکہ جماعت کا ثواب بہت بڑا ہے اور اس کے ترک میں سخت وعید لازم آتی ہے اور مسجد کے دروازہ کی قید اس پر دال ہے کہ مسجد میں سنتیں پڑھنا جب امام جماعت میں ہو مکروہ ہے اور فتح القدیر میں ہے - والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراھۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوۃ لما روی عنہ علیہ السلام اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ولانہ یتشبہ المخالفۃ للجماعۃ والانتباذ عنہم فینبغی ان لا یصلی فی المسجد اذا لم یکن عند باب المسجد مکان لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ - مسجد کے دروازہ کے قریب سنتیں پڑھنے کی قید لگانے سے معلوم ہوا کہ جماعت کے وقت مسجد میں سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے - اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت قائم ہو جائے تو سوائے فرائض کے کوئی نماز نہیں ہوتی - اور اس لئے کہ ایسا کرنے میں جماعت سے مخالفت اور الگ ہونے کی صورت پائی جاتی ہے - پس چاہیئے کہ اگر دروازہ کے پاس جگہ نہ پاوے - تو سنت کو مسجد میں نہ پڑھے - کیونکہ یہ کام مکروہ ہے اور مکروہ کام چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے - درمختار میں ہے واذا خاف فوت رکعتی الفجر لاشتغالہ بسنتہا ترکہا لکون الجماعۃ اکمل والا بان رجا ادراک رکعۃ فی ظاہر المذہب وقیل التشہد لا یترکہا بل یصلیہا عند باب المسجد ان وجد مکانا والا ترکہا لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ - جب سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت جماعت کے فوت ہو جانیکا خطرہ ہو تو سنت کو ترک کردے کیونکہ جماعت افضل ہے اور اگر امید ہو کہ سنت پڑھکر ایک رکعت میں اور بقول ضعیف التحیات میں امام کے ساتھ ملجاویگا - تو مسجد کے دروازہ کے نزدیک اگر جگہ پاوے تو سنت پڑھلے اور اگر جگہ نہ پاوے - تو نہ پڑھے اسلئے کہ مکروہ کام کا چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے - رد المحتار میں ہے قولہ عند باب المسجد ای خارج المسجد یعنی دروازہ مسجد کے پاس سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے باہر پڑھے - اور فتاوی عالمگیریہ میں ہے سنۃ الفجر عند باب المسجد ثم یدخل کہ دو رکعت سنت فجر کی دروازہ مسجد کے پاس پڑھکر مسجد میں داخل ہو -

ناظرین مرقومۃ الصدر حوالجات کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جماعت فجر کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں ادا کرنا خواہ جماعت کے قریب ہو یا دور بالکل مکروہ ہے اور اگر جماعت میں ملجانے کی امید ہو تو مسجد کے باہر پڑھے نہ مسجد میں - اور حافظ صاحب کے دعویٰ کی پوری تردید ہوتی ہے - امید قوی ہے کہ اب تو حافظ صاحب کو چون وچرا کی گنجائش نہ ہوگی اور ضد اور تعصب سے کنارہ کش ہو کر محاکمہ نبوی اور فیصلہ فقہاء کو بسر و چشم منظور کرینگے ✦ باقی دارد

سوال از جمیع علمائے دین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے معرفت ذات وصفات تعالیٰ شانہ ومطالب قرآن وحدیث بر دانستن علم فلسفہ ومنطق موقوف است وتعلم منطق وفلسفہ بدرجہ اولیٰ واجب وجائز است - ودانستن آن ہر دو برائے مناظرہ مخالفین ضروری است - وبغیر آن ہر دو مخالفین اسلام را قائل نمیتوانکرد وعلم فلسفہ ومنطق یک نعمت بکہ دو است - اور زید کہتا ہے کہ یہ تمام باتیں بالکل محض غلط ہیں صرف قرآن وحدیث ہر چیز کے لئے کافی ووافی وشافی ہے - اور اسکا پڑھنے والا بدعتی وکافر ہے اور منطق وفلسفہ دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہے - تو آیا کس کا قول ٹھیک ہے اور ان دونوں میں کس کا بعض قول غلط ہے اور کس کا بعض صحیح؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب ✦ راقم ایک مستفسر

جواب :- عمرو کے خیال کو لوگ پہلے بھی ہوئے ہیں کچھ شک نہیں کہ ہر ایک کام کا مدار نیت پر ہے انما الاعمال بالنیات بالکل صحیح اصول ہے - پس اگر کسی شخص کو فطرتی طور پر ایسی قوت گفتگو ہو کہ بغیر ان علوم کو مخالفین کو قائل کر سکتا ہو تو اس کے لئے ایسے علوم کا پڑھنا بیشک تضیع اوقات ہے - لیکن عام طور پر تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ یہ علوم مناظرہ میں مفید ہوتے ہیں - امام شوکانی بھی اسی رائے کے مؤید ہیں [illegible] فرماتے ہیں کہ ان علوم کو خاموشی سے پڑھنا چاہیئے اگر کوئی منع کرے تو کان نہیں [illegible] انکا نفع و نقصان معلوم ہو جائیگا - البتہ یہ بھی صحیح ہے کہ ان علوم کو [illegible] جائز [illegible] علوم آلیہ سمجھو - [illegible]

ahmadimuslim.de

فتویٰ

سوال نمبر ۴۵ - ایک عورت کا بوجہ لاحق ہونے ایام حیض کے آٹھ روزہ اُس کی قضا ہو گئے۔ عید کے بعد چار پانچ روز بقید حیات، پھر اُس عورت کا انتقال ہو گیا تو اس صورت میں اُس عورت سے اُس روزہ کی قضا ساقط ہو گئی یا اُس کے ذمہ رہی! بینوا توجروا

(مولوی ابو تراب محمد عبدالوہاب اسلم - از مقام شیخ علی پور ضلع سرگودھا)

جواب نمبر ۴۵ - اگر عورت مذکورہ بعد عید کے صحیح سالم تندرست رہی تو اُن دنوں کی قضا اُس پر لازم ہے جس کی بابت دو حدیثیں آئی ہیں ایک میں آیا ہے کہ ولی میت روزہ رکھے ایک میں آیا ہے کہ کھانا کھلاوے۔ خاکسار کی غرض ناقص میں کھانا کھلانا اچھا ہے - فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

سوال نمبر ۴۶ - درود تاج کے پڑھنے کے بارہ میں - درود تاج میں جو (دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم) عبارت ہے۔ چنانچہ ایسے الفاظ خدا کے برحق کیوا سطے موزون معلوم ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں جو ایسے کلمات کا کہنا جائز ہے؟ تو بذریعہ اخبار گوہر بار نیاز مند کا اطمینان فرماویں۔ ممنون و مشکور ہونگا۔

(سید اعظم علی ضلع نعمان نہر سرہند - خریدار نمبر ۵۸۹)

جواب نمبر ۴۶ - ایسے الفاظ بیشک خدا ہی کی ذات بابرکات کے لئے موزون ہیں۔ اگر قائلین ان الفاظ کی تاویل کریں کہ ان الفاظ سے حقیقت مراد نہیں بلکہ مجازی معنے مراد ہیں۔ اوّل تو مجازی کے لئے قرینہ کوئی نہیں۔ دوئم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ درود کس طرح پڑھیں! تو آپ نے فرمایا پڑھو اللھم صل علیٰ محمد آخر تک - پھر کیا یہ درود جو آنحضرت نے سکھایا ہے کافی نہیں؟ حدیث بخاری میں ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو کہا کہ تم اس طرح دعا کرو اللھم آمنت بکتابک و بنبیک - اُس نے یوں کہدیا - اللھم انی آمنت برسولک یعنی نبی کی جگہ رسول کہدیا - تو آپ نے فرمایا وہی کہو جو میں نے تجھ کو سکھایا ہے۔ اس سے صاف سمجھا گیا کہ الفاظ نبوی کے مقابلہ پر کوئی بھی خود ساختہ لفظ کہنا جائز نہیں خواہ اُس کے معنے صحیح بھی ہوں۔ مسلمانوں کے حال پر افسوس ہے کہ تعلیم نبوی کی تو قدر نہیں کرتے - مگر اپنی ایجادوں پر فخر کرتے ہیں اور رواج دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۷ - در وقتیکہ اگر کدام علماء از اہل اسلام بر منصب ملک مقرر شدہ آمد چند مسلمانان باہم متفق گردیدہ ادرا دعوت طعام کردند و چند احباب خود را ہم برائے شرکت آن مجلس خواندند۔ آیا دران مجلس شخص اہل التقویٰ را شریک شدن جائز است یا نہ و اگر کسی گوید کہ این مجلس ریا و سمعت داخل است قول او صحیح است یا نہ -؟ بینوا بالبرہان اجرکم الرحمن - راقم حافظ احمدی از نوشہرہ فیروز - حیدرآباد

جواب نمبر ۴۷ - صورت سوال مذکورہ دو شق دارد - اوّل اینکہ آیا عامل سرکاری را دعوت کردن و او را قبول کردن جائز است یا نہ - دوئم اینکہ این جائز است کہ ہمراہ مہمان اہل زائد کسے را بطور تبع دعوت کردہ آید یا نہ - جواب شق اوّل جائز است بشرطیکہ در داعی و مدعو قدیم رابطہ اینچنیں باشد و در ایں دعوت کردن و خوردن نیز اجرائے ظلمے مد نظر نباشد - صاحب ہدایہ ہم بجواز این بشرط مذکور فتویٰ دادہ - شق دوئم ہم جائز است یک نوبت حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما دعوت مہمان کردند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را نیز خواندند - انما لکل امرء ما نوی اصل عام است۔

سوال نمبر ۴۸ - زکوٰۃ سیدوں کو دینا چاہیے یا نہیں حالانکہ وہ محتاج ہوں؟ دوسرا کسی کو سے یا سوت کے کپڑوں میں زری دار ہوں تو اُسے استعمال کرنا مردوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عبدالحمید - خریدار اخبار)

جواب نمبر ۴۸ - سیدوں کو زکوٰۃ دینا اور لینا جائز نہیں۔ حدیثوں میں ایسا ہی آیا ہے۔ اگرچہ متاخرین حنفیہ اس خیال کہ خمس سے حصہ اُنکو نہیں ملتا جواز کے قائل ہوئے ہیں۔ مگر حدیث کے مقابلہ میں یہ محض رائے ہے جو قابل قبول نہیں ہو سکتی مسکین ہیں تو اور طرح سے اُنکے ساتھ سلوک کیا جائے - کپڑا مذکور جائز ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں خواہ مخواہ کی گئی ہے - جو حضرت واسع کی مصداق ہے۔

سوال نمبر ۴۹ - میرے پاس ایک مزارع ہے جسکے ساتھ ایک عورت بیوہ ہے جو نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اُس بیوہ کے پہلے خاوند کو عرصہ ۸ سال کا ہوا کہ گھر چلا گیا ہے - اب اُسکا نہ تو پتہ ملتا ہے۔ اور وہ عورت اگر خاوند کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں جیسا حکم ہو وے اخبار میں تحریر کیا جاوے - تاکید بعد تاکید - بندہ آپ کا بہت ممنون و مشکور ہوگا۔

(غلام احمد چک نمبر ۲۴ - سندھ - خریدار اخبار)

جواب نمبر ۴۹ - اگر خاوند بالکل ہی مفقود الخبر ہے۔ نہ کوئی خط آتا ہے نہ کوئی آدمی - تو عورت مذکورہ نکاح کر سکتی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فیصلہ ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - صاحب رد المحتار نے اسکو جائز لکھا ہے حضرت مولوی رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی نے بھی اسکا فتویٰ دیا ہے۔

حق پرکاش آریوں کے گرو سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا مفصل اور مکمل جواب جس میں ایک سو سے زیادہ اعتراضات کے جواب دئیے گئے ہیں قیمت ۱۱ر
ترک اسلام کا جواب مصنفہ عبدالغفور (دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۱۲ر …

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امسال بمبئی کے بندر سے ۱۸ ہزار حاجی گئے ہیں۔ گذشتہ آٹھ دس سالوں میں ۱۲-۱۳ ہزار جاتے تھے +

روس میں بغاوت بدستور ہے۔ ایک جگہ دبتی ہے تو دوسری ابھرتی ہے +

حجاز ریلوے جتنی طیار ہو چکی ہے فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتی ہے۔ ہندوستان کی ڈاک کے برابر ہے +

حضور وائسرائے موسم بہار میں کلکتہ سے روانہ ہو کر راستہ میں دہلی اور آگرہ کی سیر کرینگے۔ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ دہلی سے روانہ ہو کر پشاور کی سیر بھی کریں۔ غرضکہ حضور وائسرائے اس سال اپریل کے تیسرے ہفتہ میں شملہ میں رونق افروز ہو جائینگے +

الہ آباد کے کمبھ کے میلہ میں بارہ جاتریوں کو ہیضہ ہو گیا جنمیں سے چھ مر گئے۔ اس لئے لوکل گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا ہے کہ اگر جاتری اس موقعہ پر بکثرت الہ آباد جمع نہ ہوں تو بہتر ہے +

گورنمنٹ نے میلہ کی حفظان صحت کے لئے پوری تدبیریں کی ہیں۔ دیسی فوج کو میلہ کے انتظام پر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ ۸۰۰ پولیس کے سپاہی اور طلب کر لئے گئے ہیں +

پرنس آف ویلز نے رنگون روانہ ہونے سے پہلے حضور وائسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال کو چاندی کے پیالے تحفۃً عطا کئے اور حضور وائسرائے کے اسٹاف کے ممبروں کو شاہی سیاحت کی یادگار میں بہت سے تحفے دئے۔

سندھ کے شہر ٹھٹہ میں ۲۵ ماہ حال سے گھوڑوں کی نمائش شروع ہوگی۔ اس میلہ میں سانڈ گھوڑے اور خچر بھی فروخت ہونگے۔

راجہ صاحب بلرامپور کو کہ جنہوں نے حال میں لکھنؤ کے میڈیکل کالج میں تین لاکھ روپے کا چندہ عطا کیا لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے الہ آباد یونیورسٹی کا لائف ممبر مقرر کیا (کیا روپیہ دینے کی وجہ سے یا ذاتی لیاقت سے؟) +

انگوٹھے کے نشان کی شناخت میں دانستہ جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں پنڈت کنہیا لال انسپکٹر پولیس الہ آباد کو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

روس کے مظلوم یہودیوں کی امداد کے لئے ہندوستان میں اب تک ۲۹۵۳ روپیہ کلکتہ کمیٹی کے پاس جمع ہو چکے ہیں (ہندوستان بھی عجیب فیاض ہے کہ اپنوں کو بھوکا چھوڑ کر بھی دوسروں کو دیتا ہے) +

امریکن گورنمنٹ نے مراکو کانفرنس میں اپنے ڈیلیگیٹوں کو بھیجکر یہ ہدایت کر دی ہے کہ کانفرنس میں ایسی رائے دیں کہ جس سے روس اور جرمنی میں پھوٹ نہ پڑے۔ (کیا اس ہدایت سے فرمان خداوندی اَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ غلط ہو جائیگا!) +

بمبئی میں شارع عام پر ۹۲ فقیر بھیک مانگتے پھرتے تھے پولیس نے اس جرم میں انکا چالان کر دیا۔ مسٹر کیمپ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ان سب کو سزا دیدی۔ بعض کو پندرہ دن اور بعض کو ایک مہینہ قید بامشقت کی سزا دیگئی۔ (کیا یہ قانون جو ہندوستان کے لئے رحمت آلہی ہے صرف بمبئی ہی کے لئے رہیگا!) +

طاعون ہفتہ مختتمہ ۶ ماہ حال کو کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۷۸ موتیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۲۰۲ موتوں کے ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۱۸۴ بنگال میں ۱۰۷۳۔ احاطہ بمبئی میں ۸۰۲ پنجاب میں ۵۶۴۔ ممالک متوسط میں ۲۲۸ اور برما میں ۱۱۴ موتیں ہوئیں۔

ولایات عثمانیہ میں جو لوگ ہجرت کر کے چلے آئے تھے انہیں آباد ہونے اور کاشتکاری کے لئے اراضیات دیگئی تھیں اور چھ سال تک لگان معاف تھا۔ اب جبکہ مدت ختم ہو چکی ان پر لگان مقرر کیا جانا شروع ہوا ہے اور وہ ملک کے اصلی باشندے شمار کئے جاتے ہیں +

جلالتماب سلطان المعظم نے ان بحری سپاہیوں اور افسروں کو نقد انعامات عطا کئے ہیں جو آبنائے ڈارڈنلز کے حفاظتی مورچوں پر متعین ہیں +

اب یہ طے پا گیا کہ اس سال حاجیوں کے حج سے واپس آنے تک حجاز ریلوے لائن معظم ملائن صالح تک بالکل مکمل کر دیجائے اور جو غلہ سالانہ اہل حرمین کے لئے جاتا ہے وہ بھی یہاں تک اسی ریلوے کے ذریعہ سے ارسال ہو +

موصل اور بغداد کی ولائیتوں سے چالیس صندوق قدیم یادگاروں سے بھرے ہوئے قسطنطنیہ میں آئے اور سب چیزیں سلطانی عجائب خانہ میں داخل کی گئیں +

راجپوتانہ میں اسوقت تعداد قحط زدگان ۳۰۶۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اور میجر ایبل اپنی صاحب عارضی طور پر کمشنر قحط مقرر کئے گئے +

ابتدائے اپریل لغایت اکتوبر گذشتہ ممالک غیر سے ۴۲ لاکھ ۶۳ ہزار ۷ سو ۵ روپے مالیت کی چاندی ہندوستان میں لائی گئی +

پنجاب کی فصلوں کے متعلق ۹ جنوری کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔ بجز اضلاع رہتک۔ فیروزپور۔ لاہور۔ ملتان باقی اضلاع میں معمولی بارش ہوئی۔ ضلع انبالہ۔ امرتسر اور گورداسپور میں نرخ گندم گراں اور ضلع جالندھر میں ارزاں ہو رہا ہے فصل پنبہ کی چنائی ختم ہوگئی گنوں کا رس نکالا جا رہا ہے۔ بہت سے اضلاع میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اضلاع رہتک۔ گوڑگانوں۔ دہلی اور امرتسر میں بوجہ قلت چارہ مویشی کمزور ہو رہے ہیں +

بقول شحنۂ ہند مرزا حیرت دہلوی کو مخالفوں نے پہلے استغاثہ بھی کر دیا ہے۔ افسوس

ahmadimuslim.de

مشک آنست کہ خود ببوید

برقی سٹ اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی اسمیں روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے - الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے - قیمت صرف تین روپے -

مومیائی یہ دوائی ابتدائی سل و دق - دماغی و بدنی کمزوری - درد کمر - جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے - چوٹ لگتے ہی دو رتی کھلا دیں سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے - بچوں کو ۱/۲ رتی کھلانے سے فربہ کرتی ہے - بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ زکام کی شکایت ہو انکے لئے نعمت ہے ..... کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے - اور جن لوگوں کے ہاں بسبب رقت منی کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں - الغرض ہر قسم کی کمزوری کے لئے یہ تیر بہدف علاج ہے - یونانی اور ویدک طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں - ہمارے مومیائی کا ایسا زود اثر اور مقوی دوا کوئی نہیں - ایک دفعہ آزمائیے قیمت فی شیشی جو قریباً ۲ ماہ کے لئے کافی ہے صرف عہ

سرمہ مقوی بصر آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے - خارش - دھند - پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے - قیمت فی تولہ عہ

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور - قیمت صرف عا دو روپے

تلی کی مجرب دوائی قیمت عہ

دائم قبض کی دوائی قیمت ۲۰ گولیاں عہ

کشتہ فولاد قیمت عہ

مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوائی قیمت ۱۰ خوراک عہ

کشتہ قلعی قیمت فی تولہ عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر

علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ بھنگیاں

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں مصفی خون - مولد منی - مزیل نامردی - ضعف باہ - ضعف اعصاب - ضعف دماغ - ضعف بصر - لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے - یہ عرق اعضائے رئیسہ شریفہ کو قوت دینے کے سوا محسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا - قیمت نصف بوتل عہ - پوری بوتل عا - تین بوتل صہ - تین سے زیادہ کو خریدار سے

طلا جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اب بے خبر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے انکو پھر لو ہماری لائف پلز (جوہر حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے - قیمت فی شیشی تین روپے

جواہر ہاضمہ اگر آپ کا معدہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرما دیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے - قیمت فی شیشی اڑھائی عہ

لائف پلز یا جوہر حیات اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں - لائف پلز کے تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف اعصاب - ضعف دماغ - ضعف بصر - جریان - سرعت - رقت - سلسل البول - تقطیر البول - لقوہ اور رعشہ کیواسطے بے بدل دوا ہے - قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں عہ

جوہر مصفی خون فسادات خون - تر و خشک خارش - خنازیر - بھگندر - پھنسی - پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے - حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے - شیشی خورد عہ کلاں عا

سرمہ عزیزی اسکی ایک ایک سلائی اپنی کیمیائی اثر کے سبب سے پیپ - آشوب - دھند - غبار - جالا - سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے - قیمت فی تولہ عہ ہیرے کا خاص سرمہ عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی - چوک ہری سنگھ امرتسر شہر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب انکے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de